یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. N. 352)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

پیغمبر مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + اصحاب صحیح و نقل کیا ہے؟ + یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

جلد ۵ — نمبر ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	۳
ر ر ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ر ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر۔ مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء۔ یوم الجمعة

خدا۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

(اس مضمون کا کچھ حصہ ہم گذشتہ اخبار میں لکھ آئے ہیں اس میں ایک فقرہ ختم ہوا تھا آج باقی بدیہ ناظرین ہے بغور سنیں)

۲۔ انسان کی نسبت مسیحی مذہب کیا سکھاتا ہے؟ مسیح نے ظاہر فرمایا کہ انسان خدا کا فرزند ہو مسیحی مذہب کی رو سے انسان اس عالم میں سب سے اعلیٰ جگہ رکھتا ہے اور کوئی مذہب انسان کو وہ جگہ نہیں دیتا جو مسیح نے انکو دی ہے بعض مذاہب نے انکو اشرف المخلوقات کہا ہے مگر اس خیال میں یا تو انہوں نے مسیحی مذہب سے خوشہ چینی کی ہے یا محض اس کی عقلی فضیلت کی باعث اُسے تمام مخلوقات سے افضل مانا ہے۔ دہریہ پن اور ویدانت ازم اُس کی شان گھٹاتے ہیں مگر مسیحی مذہب اُسکو سرفراز کرتا ہے وہ ہر شخص کو یہ ترغیب بلکہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی عزت آپ کرے۔ ایک قسم کی سیلف ریسپکٹ کا مادہ اُس میں بھر دیتا ہے۔ کون شخص اپنے آپ کو خدا کا فرزند سمجھنے کے بعد ایسی عادات اور ملکات کے پنجہ میں پھنسنے کی اجازت دیگا جو اُس کی اعلیٰ فرزندیت کی شان کے شایاں نہیں؟ اس کے ساتھ ہی مسیحی مذہب یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں کیونکہ ہم ایک ہی خاندان کے شریک اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ ہم آپس میں بھائی ہیں۔ مسیحی مذہب یہ حکم دیتا ہے کہ جو سب سے زیادہ نیچ ہے اُسکی سب سے زیادہ عزت کی جائے وہ تاکید کرتا ہے کہ ہم جب کبھی انسان پر نظر کریں ہم اُس کی نسبت یہ مانیں کہ وہ خدا کی صورت پر بنا ہے +

اب یہ تعلق جو خدا اور انسان میں پایا جاتا ہے۔ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ انسان غیر فانی ہے۔ خدا مُردوں کا باپ نہیں وہ زندوں کا باپ ہے انسان کی دائمی اور ابدی زندگی کی سچی بنیاد اور پختہ دلیل یہی ہے۔ ہاں انسان کو اُس کی غیر فانیت کے متعلق قائل کرنیکی لاجواب دلیل یہی ہے کہ وہ خواہ کیسا ہی خراب کیوں نہ ہو۔ پھر بھی خدا کا فرزند ہے۔ لہٰذا ناممکن ہے کہ وہ فنا ہو +

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسیحی مذہب صرف روح ہی کی بقا کا

(ایڈیٹر) مولوی ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری

ضروری اطلاع — گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ر فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے +

قائل نہیں بلکہ کامل انسان کی دائمی بقا کا قائل ہے۔ بہت لوگ محض روح کو غیر فانی مانتے ہیں جسم کی بقا کے قائل نہیں ہیں۔ مسیحی مذہب اور ڈی ازم میں سب سے بڑا بحث اسی بات کے متعلق ہے۔ موخر الذکر اور قدیم فلاسفر مثلاً سقراط اور افلاطون یہ مانتے تھے کہ روح کبھی نہیں مریگی مگر اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے کہ جسم بھی حیات ابدی میں شامل ہو سکتا ہے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جسم کو گناہ کا مسکن اور منبع تصور کرتے تھے پس اُن کا اعتقاد یہ تھا کہ جسم سے جس قدر جلد رہائی حاصل ہو اُسی قدر بہتر ہے۔ مگر مسیحی مذہب جسم کو طبعاً اور فطرۃً برا نہیں مانتا پس اس کے نزدیک جسم روح کی نسبت زیادہ خراب نہیں اور نہ اُسے روح کی نسبت زیادہ نجات کی ضرورت ہے جس قدر جسم نجات کا محتاج ہے اُسی قدر روح نجات کی حاجتمند ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ علاوہ بریں وہ یہ بھی مانتا ہے کہ جس قدر روح نجات پانے کی قابلیت رکھتی ہے اسی قدر جسم اس نعمت کو قبول کرنے کی لیاقت رکھتا ہے۔ (تجلی بابت دسمبر ۱۹۱۵ء)

جواب۔ اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) انسان سب سے اعلیٰ رتبہ پر ہے (۲) تمام انسان خواہ کیسے ہی گنہگار ہوں خدا کے فرزند ہیں (۳) فرزند باپ کی بے فرمانی نہیں کر سکتا۔ (۴) ایک دوسرے کی عزت کریں جو وہ انسان خدا کی صورت پر ہے (۵) انسانی جسم مع روح کے غیر فانی ہے وغیرہ۔

فرزند کے متعلق ہم گذشتہ پرچہ میں بحث کر چکے ہیں کہ یہ دعویٰ راقم مضمون کا صحیح نہیں ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں بلکہ انجیلی اصطلاح میں بھی خدا کے فرزند وہی ہیں جو خدا کے تابعدار ہیں اسی مضمون سے نمبر اول کا جواب بھی ملتا ہے کہ تمام انسان اعلیٰ مرتبہ پر نہیں ہیں کیونکہ حضرت مسیح نے بدعملوں کو سانپ اور سانپوں کے بچے بلکہ کتے بھی فرمایا ہے۔ البتہ قرآن شریف کہتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ یعنی ہم خدا نے انسان کو احسن حالت میں پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد اگر اس نے اپنی عزت کو بچایا تو بچا رہا نہیں تو گرا گیا۔ بلکہ قرآن مجید نے انسان کو **خلیفۃ اللہ** کا معزز لقب بھی دیا ہے جو کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔ باہمی عزت کرنے کا تو یہ حال ہے کہ ارشاد فرمایا وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ایماندار وہ ہیں جو ایک دوسرے کو سچائی کی نصیحت کریں اور صبر و شکر تلاتے رہیں اس سارے فقرے کی باقی باتوں کا جواب تو گذشتہ پرچہ میں آ چکا ہے البتہ ایک بات قابل جواب ہے یعنی نمبر ۵ کہ انسانی جسم مع روح غیر فانی ہے۔ تعجب ہے کہ مضمون نگار عیسائی ہو کر انجیل کی مخالفت کیوں کرتا ہے۔ پھر مزید تعجب رسالہ تجلی کے اڈیٹر پر ہے کہ باوجود عیسائی ہونے کے ایسے مضمون کو کیوں نقل کیا ہے۔ وہ انجیل متی ۲۲ باب کی ۲۳ کا ذکر پڑھیے مسیح کیا فرماتے ہیں:۔

یہ اُسی دن صدوقی جو قیامت کے منکر ہیں اُس پاس آئے اور اُس سے سوال کیا کہ اے اُستاد موسیٰ نے کہا ہے جب کوئی بے اولاد مر جاوے تو اسکا بھائی اُس کی جورو کو بیاہ لے تاکہ اپنے بھائی کے لئے نسل جاری کرے۔ سو ہمارے درمیان سات بھائی تھے پہلا بیاہ کر کے مر گیا اور اس سبب کہ اُس کی اولاد نہ تھی اپنی جورو اپنے بھائی کے واسطے چھوڑ گیا یونہی دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک۔ سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کس کی جورو ہوگی کیونکہ سبھوں نے اُس سے بیاہ کیا تھا۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا تم نوشتوں اور خدا کی قدرت کو نہ جانکر غلطی کرتے ہو۔ کیونکہ قیامت میں لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہیں بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہیں۔" (انجیل متی۔ ۲۲ باب کی ۲۳)

اس حوالہ میں صاف لکھا ہے کہ قیامت کو جسمانی زندگی نہ ہوگی اگر جسمانی زندگی کا اقرار ہوتا تو مسیح صاف فرماتے کہ عورت مذکورہ فلاں خاوند کو ملیگی۔ یہ تو نہیں فرمایا بلکہ اُنکو فرشتوں کی مانند کہا اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اس تعلیم کے مطابق قیامت کو جسمانی نعمتیں نہ ہونگی جب جسمانی نعمتیں نہ ہوئیں تو جسمانی وجود ہی نہ ہوگا۔

ہاں قرآن مجید قیامت کے روز انسان کو جسمانی اور روحانی دونوں طور سے غیر فانی مانتا ہے اسی لئے جسمانی نعمتوں کا وعدہ دیکر خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا فرماتا ہے کہ تم اُن نعمتوں میں ہمیشہ رہو گے۔ (باقی باقی)

منکرین حدیث کے حملے اور اُنکا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

منکرین حدیث آج کل جس طرح احادیث کی تردید میں لگے تا بہ ہو رہے ہیں خیر یہ تو کوئی بڑی بات نہ تھی البتہ بڑی بات اور موجب افسوس بات یہ ہے کہ قائلین اور حامیان حدیث لئے کچھ خاموش ہیں کہ اُنکو خانگی جنگوں سے فرصت ہی نہیں کہ ادہر توجہ کریں (خیر کل میسر لما خلق) منکرین حدیث سنو ہیں:۔

کیا راویان حدیث دجال بھی ہیں؟ مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت ابی ہریرہ یہ حدیث نقل کی گئی ہے قال رسول اللہ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

ترجمہ آخر زمانہ میں جھوٹے دجال ہونگے۔ تمہارے پاس حدیثیں لائینگے جو نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ پس اُن سے بچو تاکہ تمہیں گمراہ نہ کریں نہ فتنہ

سلہ کیا یہ نیوگ ہے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

یں ڈالیں۔

واضح ہو کہ آخر الزمان سے مراد صحابہ کا زمانہ ہے۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب ترجمہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان سے متصل ہونگے پھر ان لوگوں کا جو ان سے متصل ہونگے۔ پھر جھوٹ پھیلیگا۔ ہم لوگ اہل قرآن تو ایسی حدیثوں کو لغو اور خرافات اور رسول سلام علیہ پر محض افترا ات سمجھتے ہیں کیونکہ یہ حدیث بطور پیشینگوئی کے ہے جو رسول سلام علیہ کو عالم الغیب بناتی ہے البتہ یہ دیکھ کر ہمکو تعجب ہوا کہ راویان حدیث دجال بھی ہونگے۔ لیکن کوئی کھلا نشان نہیں بتایا گیا جس سے یقینی طور پر راویان حدیث کا دجال ہونا ثابت ہو جائے۔ رسول سلام علیہ کا تو اس سے یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ میری جانب سے حدیث کا بیان کرنا اور زید و عمرو کے اقوال کو میرے اقوال بتانا در حقیقت دجالوں کا کام ہے مگر مشکل یہ آن پڑی کہ کون اس امر کا اقرار کریگا کہ میں دجال ہوں جب کہ کسی دجال نے اجتک اپنے کو دجال نہیں بتایا۔ اگر شک ہو تو مرزا سے پوچھ دیکھو" (اشاعۃ القرآن بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء)

جواب۔ حدیث شریف کا مطلب اگر صاف سمجھا گیا تو خیریت ہے تم دونوں (چکڑالویوں۔ مرزائیوں) پر صادق آئیگا۔ مطلب تو یہ ہے کہ جو کوئی تم مسلمانوں کو دین کے متعلق ایسی باتیں سنائے جو تم دینی امور میں سلف سے خلف تک نہ سنی ہوں تو وہ دجال ہے۔ افسوس اگر تم لوگ غور کرتے تو یہ حدیث درحقیقت اُس آیت قرآنی کی تشریح تمکو معلوم ہوتی جس میں ارشاد ہے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ یعنی جو کچھ تمکو خدا کی طرف سے ملا ہے اُس کی پیروی کرو اور اُس کے سوا دوسرے کسی کی مت سُنو۔ پس تم لوگ خود ہی سوچ لو کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک سب لوگ احادیث کو مانتے آئے ہیں آج تم لوگوں سے جو انکار سُنا گیا تو تم کون ہوئے؟ ایسا ہی آج ہمکو قادیان سے آواز آتی ہے کہ یہ خاندان رسالت بخیریت ہے اور روز مرہ الہام ہوتے ہیں کہ ؎

اینکہ منم کہ حسب بشارات آمدم ✦ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم؟

یہ بھی سُننے میں آتا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی سُنتے ہیں کہ ؎

کُل اولیا سے بہتر بعض انبیا سے افضل ✦ یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

حالانکہ اس سے پہلے سلفاً خلفاً مسلمانوں کے کان ایسی آوازوں سے آشنا نہ تھے پس تم ہی بتلاؤ یہ کون ہوئے؟

ہاں یہ دلیل بہت خوب ہے کہ یہ حدیث اسلئے غلط ہے کہ اس میں پیشگوئی ہے۔ اسے جناب پیشگوئی ہے تو کون کہتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی ہے بلکہ بحکم خداوندی کی ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سُنو!

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (پ ۴ ع ۹) یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تم سب مسلمانوں کو غیب کی خبریں بتلا دے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے غیب کی اطلاع دیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اگر تم ان کی بتلائی باتوں پر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تم کو بہت بڑا اجر ملیگا"

فرمائیے! اس آیت قرآنی نے ہمکو کیا بتلایا ہے؟ یہ کہ خدا کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو امور غیبیہ پر اطلاع ہو جایا کرتی تھی لیکن جتنی کہ خدا چاہتا کلیہ نہیں جیسے کہ آج کل کے مبتدعین کہتے ہیں جنکو رد میں قرآن۔ حدیث اور فقہ وغیرہ کی کل کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حضرت فریدالدین عطار مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار ✦ ہر کہ گوید من بدانم تو از و باور مدار

مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نگفتے جبرئیل ✦ جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

مرزا اور مرزائی حواری

مامریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

یہ شعر مرزا صاحب کے مریدوں کے حال پر بہت ہی موزوں ہے۔ مرزا صاحب جیسے اپنے مطلب میں ہوشیار اور اپنی تصانیف کے ناظرین کو دھوکہ دینے میں پکے مکار ہیں اُن کے مرید بھی کسی طرح سے کم نہیں الحکم قادیان میں ایک کھلی چٹھی اڈیٹر مرقع قادیانی کے نام کی شائع ہوئی ہے جو کسی مسئلہ کے متعلق نہیں بلکہ محض اس دیانت کے لئے کہ مرقع قادیانی میں جو میں نے انعامات مرزا صاحب کے لئے مقرر کئے ہیں انپر کچھ استفسار تھا اس لئے اسکا جواب بہت ضروری تھا کہ اسی اخبار میں چھپتا تاکہ الحکم کے ناظرین کو حقیقت حال سے پوری آگاہی ہو جاتی مگر قادیانی پارٹی ایسی کہاں کہ صحیح صحیح واقعات

آریہ ... کی تصویر ۱/ ... ۲/ پتہ اہلحدیث امرتسر

اپنے دام افتادوں تک پہونچنے دیں اخبار الحکم کے اڈیٹر سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس چٹھی کا جواب اپنے اخبار میں چھاپنے کا وعدہ کریں تو جواب بھیجا جائیگا جواب آیا کہ آپ اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ ناظرین غور کریں کہ محققین اِن جدید مسیحیوں کی یہی جدید تحقیق ہے کہ ایک معمولی مراسلہ کا جواب بھی فریق مخالف کا اپنے ناظرین تک پہونچانا نہیں چاہتے۔ بغور دیکھا جائے تو جتنے کجرو لوگ ہیں انکی عادت یہی کہ جتنے امقدور اپنے مخالف کی بات کو اپنے ناظرینوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارے شہر کی حنفی پارٹی کے فخر اڈیٹر اہل فقہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ آپنے بھی ایک مراسلہ میرے برخلاف شائع کیا جو نہ کسی مسئلہ کی تحقیق تھی بلکہ محض ذاتیات پر حملہ تھا۔ لیکن میں نے جو اخبار کی مذہب کے مطابق اسکا جواب لکھکر بغرض درج کرنے کے بھیجا تو اسکو درج نہ کیا۔ اور ایک نوٹ میں یہ لکھ دیا کہ چونکہ راقم مراسلہ اپنا جواب اہلحدیث میں مانگتا ہے۔ نیز یہ آن (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے اسلئے یہ جواب درج نہ ہوگا" (اہل فقہ ۱۳ دسمبر) حالانکہ امر اوّل محض جھوٹ تھا۔ نامہ نگار اہلحدیث میں جواب اور بات کا مانگتا تھا نہ کہ اس مراسلہ کا۔ اس کی عبارت کو بھی اڈیٹر صاحب غیرت سے نہیں سمجھے۔ دوسری وجہ کو بھی بفضلہ تعالیٰ خود ہی غلط ثابت کردیا کہ اسی نامہ نگار کے نام کا ایک اور مراسلہ ۳ جنوری کے پرچہ میں پھر درج کردیا جو محض میری ذات پر حملہ تھا۔ نہ پہلے نہ دوسرے مراسلہ کو درج کرتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ آن (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے مگر میرے جواب کو شائع کرتے وقت یہ عذر یاد آیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی ایمانداری اور یہ ہے انکی دیانتداری کہ میں جواب دوں تو اس بناپر درج نہ ہو کہ تمہارا اہلحدیثوں کا آپس کا جھگڑا ہے اور جب میرا کوئی مخالف اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لگا کر بھیجدے تو اسکو غنیمت کبریٰ جانکر شائع کیا جائے۔ کیا کوئی دانا اس قسم کی کارروائیوں کو دیانت پر مبنی جان سکتا ہے؟ مگر حیف اور افسوس ہے اُن لوگوں پر جو اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لکھکر اپنے بھائی کی عیب جوئی کرنے کو ایک دشمن کے ہاں جاتے ہیں جو منہ در منہ اُنکو سناتا ہے کہ تمہارا آپس کا جھگڑا ہے مگر وہ پھر بھی شرم نہیں کرتے۔

خیر مختصر یہ کہ مرزائی اخبار نے انکار کیا لہذا اہلحدیث میں اسکا جواب دینا ضروری ہوا۔ چٹھی مذکور کا راقم یعنی مولوی فضل دین مدرس سکول قادیان لکھتا ہے:۔

"میں نے کل ۲ جنوری ۱۹۱۳ء کو آپکا مرقومہ پرچہ بابت جنوری ۱۹۱۳ء پڑھا ہے اس میں آپنے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۱۲ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں۔ سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو پانسو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپنے ابتک اُسکو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جبتک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کریں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کردیں۔ اگر خلطہ بحث کا اندیشہ نہوتا تو میں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیجدیتا۔ مگر چونکہ آپنے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپ کے چیستان کا حل کامل حضرت ایام کے اندر چھپکر آپ کو پہونچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہو کر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہ ہوجاوے تبتک اس دوسری بحث کو جو آپنے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپنے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہوجانے کے مجھے نہیں بھیجی اور نیز یہ امر بھی شائع کریں کہ آپکے اِن دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور انکے جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنے کے مستحق ٹھیرینگے۔" (اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۵ کالم ۱)

جواب۔ اس چٹھی میں بھی آپ تخالف اور تہافت سے نہیں بچے پہلے تو مجھ سے انعامی رقم کا تقاضا کرتے ہیں اور اُسکو واجب الادا لکھتے ہیں پیچھے آخر کر فیصلہ کیصورت پوچھتے ہیں کہ محاکمہ کون کریگا۔ اے جناب! پہلے آپ اپنے دماغ کا تو علاج کرائیے تاکہ مرزا صاحب کی صحبت کا اثر آپ پر پورا ہے جس طرح وہ بہکی بہکی باتیں کرنے میں مشاق ہیں آپ بھی اُن سے کم نہیں مگر اتنا تو سمجھو کہ مقابلہ کس سے ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اے جناب! آپکا جواب بالکل ناقص بلکہ میری تائید میں ہے میں منتظر تھا کہ آپنے حسب اطلاع نالش کی ہوگی اور عدالت ہی میں فیصلہ ہوگا مگر آپ بھی ایسے کچے کہاں تھے کہ نالش کرتے آخر آپکو نہیں تو آپکے مشیر قانونی کو تو اتنی سمجھ ہوگی کہ لینے کے دینے پڑجائینگے۔ پس سنو: تم جس مضمون کا چاہو جواب لکھو اور جو انعام اُسپر مقرر ہے اُس کے لینے کا طریقہ یا تو مرزا صاحب سے پوچھو کہ آپ جو انعامی اشتہار دیتے ہیں اُن کی رقوم دینے کا کیا ذریعہ سوچا کرتے ہیں یا بذریعہ نالش مجھ سے وصول کرو یا میرے جواب الجواب کو دیکھکر اپنی تسلی کرلیا کرو۔ اور یاد رکھو ؎

پشمینہ کا
سفید الوان
اِن الوان ...
بالکل سفید ...
سرخی کی پاس ...
اعلیٰ درجہ کی ...
متمول اور سفید پو...
اور عزت میں انکی قیمت...
الوان نمبر ۱۔
گز عرض ۲ گز۔ قیمت
الوان نمبر ۲۔
عرض ۲ گز۔ قیمت
الوان نمبر ۳۔
عرض ۲ گز
الوان نمبر ۴۔
عرض ۲ گز قیمت
چادر نمبر ۵۔
۶ گز عرض ۲ گز
چادر نمبر ۶۔
گز عرض ۲ گز
ہمارا مال ...
ہو اعلیٰ مشین کی
مضبوط اور نہایت
ہمارا مال پیشگی ...
وی پی بھیجا جا...
بذمہ خریدار۔
ہے اور مفصل فہ...
بھیجی جاتی ہے...
پتہ:۔ علم ...
کٹرہ جلعہ ...

باندھے ہوئے ہاتھوں کو پاپیرا جاہتا۔
رہتے ہیں کھڑے سیکڑوں مضمون مرے آگے

فتووں کے متعلق عام اعلان

بفضل خدا جماعت اہلحدیث کا یہ مذہب عام طور پر سب کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کسی خاص شخص کی رائے کے پابند نہیں ہیں۔ بغیر قرآن وحدیث کسی کی بات کو قابل پذیرائی نہیں جانتے۔ اس لئے اہلحدیث میں جو فتوے چھپتے ہیں ان میں بھی غلطی کا امکان ہے چنانچہ آج سے پہلے کئی ایک دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ کسی بھائی کو غلطی معلوم ہوا کرے تو اطلاع دیا کریں۔ جبکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ واکرم جیسے جلیل القدر خلیفہ فرماتے تھے کہ لولا علی لہلک عمر تو خاکسار ناچیز کس شمار وقطار میں ہے۔ بعض ناظرین کے فتوے میں غلطی دیکھتے ہیں تو چونکہ ان کو ناظرین کی ہمدردی سے کوئی مطلب نہیں ہوتا بلکہ اس بیچارہ کو بدنام کرنا انکا اصلی مقصد ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے اردگرد کے لوگوں ہی میں اس مسئلہ کی مخالفت جتلا کر بدگمانی پھیلاتے رہتے ہیں۔ باخبر او منصف مزاج احباب سمجھ سکتے ہیں کہ اگر انکو مسلمانوں کی خیر خواہی مقصود ہو تو کیوں اس مسئلہ کے مخالف کوئی تحریر مدلل لکھکر بغرض اشاعت دفتر اہلحدیث میں نہیں بھیجتے تاکہ وہ انہی لوگوں کی نظروں میں پہونچے جنکی نظروں میں پہلی تحریر پہونچی ہے اور وہ غلطی سے بچیں۔ یہ کیا دیانتداری ہے کہ دبقول انکی غلط خیال تو ناظرین اہلحدیث تک پہونچیں اور صحیح خیالات ان کے اردگرد تک محدود رہیں کون دانا اس حرکت کو دینداری سمجھیگا۔ ہاں شکر ہے کہ جہاں ایسے بدنام کنندہ ہیں ایسے نیک دل خیر خواہ اسلام بھی ہیں جو اس صاف اور سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔ چنانچہ ایک دو تحریریں آج ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو انکے کمال اخلاص اور درد کی مظہر ہیں۔ خلاص انکا نام ہے ذکر انکا۔ وہ تحریر یہ ہے:۔

"اما بعد التماس خدمت اقدس میں یہ ہے کہ ۰ شوال کے پرچہ میں جو ١٥ سوال کا جواب چھپ چکا ہے اس جواب نے ہمکو شک میں ڈالا امید کہ اس شک کو بذریعہ اخبار گوہربار کے رفع دفع فرماکر ممنون ومشکور فرماویں۔

قولہ دجواب سوال نمبر ١٥) حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے فرض نہیں اولیٰ ہے دیکھو صحیح بخاری (الغسل احوط) عورت مرد کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

اقول۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرد اپنی بی بی سے جماع کرے اور مرد کا انزال ہوئے عورت کا نہ ہووے تو فقط مرد ہی پر غسل واجب ہوگا عورت پر نہیں۔ علیٰ ہذا اگر عورت کا انزال ہووے مرد کا نہووے تو عورت ہی پر غسل فرض ہوگا مرد پر نہیں حالانکہ اس کے خلاف بھی بکثرت حدیث صحیحہ میں موجود ہے آپ نے جو بخاری کی حدیث کا حوالہ دیا تو صحیح ہے لیکن اس کے مخالف کی بھی تو حدیث صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ میں موجود ہے ونیز ترمذی نے ایک حدیث لائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بخاری کی وہ حدیث منسوخ ہوگیا ہے اسکا حکم پہلے اسلام میں جاری تھا اب نہیں (حدیث) عن أبي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة فی اول الاسلام ثم نهى عنها۔ علاوہ بریں صحیح مسلم کی حدیث ونیز امام نووی کے قول ملانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی کا مذہب نہیں ہے کہ انزال نہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلم میں ہے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب علیه الغسل وفی حدیث مطر وان لم ینزل اور شارح نووی نے اس قول کا اس طرح شرح کی ہے اعلم ان الامة مجتمعة الآن علی وجوب الغسل بالجماع وان لم یکن معه انزال وعلی وجوبه بالانزال وکانت جماعة من الصحابة علی انه لا یجب الا بالانزال ثم رجع بعضهم وانعقد الاجماع بعد الآخرین۔ ان حدیثوں کو ونیز دیگر حدیثیں ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء راشدین ونیز دیگر صحابہ اکابر کا یہی مذہب ہے اگر انزال نہ ہو تو تب بھی غسل واجب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے فرمایا ہے دیکھو صحیح مسلم (حدیث مختصر) قال موسیٰ فانا اشفیکم من ذلك فقمت فاستأذنت علی عائشة فأذن لی قلت لها یا اماه انی اریدان اسالك عن شیء وانی استحییك فقالت لا تستحیی ان تسألنی عما كنت سائلا عنه امك التی ولدتك فانما انا امك فقالت فقلت فما یوجب الغسل قالت علی الخبیر سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا جلس بین شعبها الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل اور بھی حدیث صحیح بکثرت صحیح مسلم میں ونیز دیگر حدیث کی کتاب میں موجود ہے جیسا کہ ذیل کی مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا ہے (حدیث) عن جابر عن ام كلثوم عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن جماع اهله ثم یکسل هل علیهما الغسل وعائشة جالسة فقال رسول اللہ انی لافعل ذلك انا وهذه ثم نغتسل۔ بالغرض اگر

مان بھی لیا جائے کہ یہ مذہب کسی کا نہیں ہو لیکن نفس الامر میں تو ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہوئی۔ اب آپ ان دونوں حدیثوں کا عمل کرنے کی صورت بتائیے کہ کیونکر عمل کیا جاویگا۔ ہم لوگ اُبی بن کعب کی حدیث پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ امید کہ جناب والا تمام شبہات کو حل فرما کر اپنے اخبار دُرافشاں میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرما دیجئے۔ (احقر زین العابدین عفی عنہ موضع ہاشم پور ضلع دیناجپور (بنگال))

جواب۔ اس میں شک نہیں کہ احادیث طرفین میں ہیں مگر امام بخاری نے جو تطبیق دی ہے وہ راقم کے نزدیک اچھی ہے۔ جمہور کا مذہب اس کے خلاف ہے۔ امام بخاری کی تطبیق کی نظیر غسل جمعہ ہے جس کے وجوب کے لئے بھی روایات آئی ہیں مگر بعض روایات چونکہ عدم وجوب کی بھی ہیں اس لئے عدم وجوب کو راجح سمجھا گیا ہے لیکن یہ کہنا کہ صحابہ کے بعد اجماع وجوب غسل پر ہو گیا ہے خواہ انزال نہ ہو جیسا کہ امام نووی نے دعوےٰ کیا ہے صحیح نہیں۔ اختلاف برابر چلا آیا ہے صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین بلکہ ان سے بعد بھی چنانچہ فتح الباری میں امام شافعی کی ایک حکایت نقل کر کے لکھا ہے فعرف بھذا ان الخلاف کان مشھورا بین الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم لکن الجمھور علی ایجاب الغسل یعنی صحابہ۔ تابعین، تبع تابعین اور ان سے بعد کے علماء میں برابر اختلاف چلا آیا ہے لیکن جمہور کا مذہب وجوب غسل کا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری وغیرہ کا مذہب ہے کہ درصورت عدم انزال غسل افضل اور احوط ہے۔ آپ لوگ اگر غسل ضرور کرتے ہیں تو بہت اچھا کرتے ہیں کئے جائیں۔ مگر یہ نہ کہیں کہ وجوب غسل کا منکر کوئی نہیں۔ اجماع ہے۔ (دوسری تحریر متعلق عید البقر آئندہ درج ہوگی)

مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت دیبیال لاہوری

پنڈت جی موصوف لاہور کے ایک بڑے مشہور جیوتش دان (عالم) ہیں جوتش اور نجوم کے فن میں آپ کو خاص دعوےٰ ہے مگر خدا اور رسول کا فرمان والا شان تو ہر حال میں صحیح ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے اپنی جنتری میں ماہ جنوری کی کیفیت مندرجہ ذیل عبارت میں لکھی ہے:-

"بتاریخ ۲ و ۵ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۶ جنوری کو ابر محیط اور خفیف بارش" (جنتری مفید عالم ۱۹ء صہ)

اب سُنئے کہ واقع کیا ہوا۔ ۲-۳ تاریخ جنوری کو خوب دھوپ رہی۔ ساتویں تاریخ سے بادلوں کی آمد شروع ہوئی اور دسویں تاریخ کو دوپہر سے پہلے ابر رحمت کا نزول شروع ہوا جو پنڈت جی کی تاریخوں کے اعتبار سے خالص دھوپ کا دن تھا۔ گیارہویں تاریخ کو صبح سے بادل پھٹ کر کم و بیش دھوپ رہی۔ اس سے بعد ۱۲-۱۳-۱۷-۱۹ غرض جن جن تاریخوں میں پنڈت جی نے ابر محیط لکھا ہے خوب دھوپ رہی۔ اب پنڈت جی اور ناظرین خود ہی اندازہ لگا لیں کہ آپکی پیشگوئی کا کیا حشر ہوا۔ تعجب بلکہ افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر جو ایسی ایسی جوتشی خبروں کے بھروسہ پر لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کا مدار رکھتی ہیں۔ جس تاریخ پنڈت جی مہورت بتلا دیں اُسی تاریخ میں کرتے ہیں اور جس میں روک دیں رُک جاتے ہیں۔ مگر ہم اتنا کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ پنڈت جی کی پیشگوئیاں گو غلط ہوئیں لیکن پنڈت جی ایک معنے سے شاباش کے بھی مستحق ہیں کہ آپ اپنی پیشگوئیوں کو قادیانی مہاتما کی طرح گول مول نہیں رکھتے بلکہ تاریخوار بتلاتے ہیں۔ قادیانی مہاتما کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین! آپ کے الہامات کا نمونہ بھی سُنئے۔ فرماتے ہیں:-

(۱) "تو اُن کی چیخیں سُنیگا" (بدر ۲۸ نومبر)

کن کی چیخیں سُنیگا۔ اسکا کوئی ذکر نہیں۔ وقت پر جو پیش آئیگا کہدیا جائیگا۔

(۲) "خوشیاں منائیگے" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا معلوم کون خوشیاں منائیں گے دوست یا دشمن۔ اپنے یا بیگانے۔ وقت پر دیکھا جائیگا۔

(۳) "بعد سنۃ واحدۃ ایک سال کے بعد" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا ہوگا کیا نہوگا سب دیکھنے کے قابل ہی جو کچھ ہوگا وقت پر کہا جاویگا۔

مرزائیو! تم تو کہا کرتے ہو کہ ہمارے امام ہمام منہاج نبوت پر آئے ہیں کیا کسی نبی کے الہاموں میں اتنی گولائی دکھا سکتے ہو کہ گول مول ہوتے ہوتے چیستان کے درجہ تک پہونچ جائیں جن سے غرض یہ ہو کہ ہر ایک تاویل کرنے کی گنجائش رہے۔ آہ سچ ہے ؎

جبکو محروم نہ کر دل سے او شوخ مزاج * بات وہ کہہ کہ نکلتے ہیں پہلو دونوں

ہمارے خیال میں پنڈت جی مرزا صاحب کے مقابلہ میں ایک نمبر قابل عزت ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو چیستان تو نہیں بناتے گو آخر کار نتیجہ وہی ہوتا ہے جو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کذب المنجمون (نجومی جھوٹے ہیں) سو خیر یہ انسانی کمزوری پر محمول ہے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ حاجی محمد علی صاحب از موضع ناتھ ضلع اعظم گڈھ و ذیلع غفار

ahmadimuslim.de

گزشتہ عربوں کے فوجی حالات (بقیہ)

نجد کے مسلح قبائل

نمبر شمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۷۷	الدواسیر	۱۵۰۰	۸۰۰۰	
۷۸	السہول	۸۰۰	۳۰۰۰	
۷۹	بنوحسین	۷۰۰	۳۰۰۰	یہ حضرات حسینی سادات ہیں
۸۰	ذہب	۵۰۰	۱۰۰۰	
۸۱	عتیبہ	۸۰۰	۲۰۰۰	یہ دوسرے عتیبہ ہیں۔
۸۲	صبحی	۸۰۰	۲۵۰۰	
۸۳	الکثیر	۱۰۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے الکثیر ہیں۔
۸۴	الفضول	۷۰۰	۳۰۰۰	
۸۵	مطیر	۲۰۰۰	۷۰۰۰	
۸۶	الدامیشہ	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۸۷	الرفیہ	۲۰۰۰	۷۰۰۰	
۸۸	الدوان	۵۰۰	۲۰۰۰	یہ نجدی الدوان دوسری ہیں۔
۸۹	السقور	۵۰۰	۱۵۰۰	عنیزہ کا ایک شاخ ہے اور کوہ شمر میں رہتی ہیں
۹۰	عبدہ	۱۰۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے عبدہ ہیں
۹۱	زوعب	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۹۲	الاسلام	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۹۳	الشرارت	۵۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسری شرارات ہیں۔

قبائل عمان اور ساحل

نمبر شمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۹۴	ابلش		۵۰۰۰	
۹۵	بنوقطب		۵۰۰۰	یہ لوگ بندوق نیزی تلوار سے مسلح اور شتر سوار ہیں
۹۶	المناصر		۵۰۰۰	تلوار اور نیزے سے مسلح ہیں۔
۹۷	بنوظہیر		۳۰۰۰	

اس کے علاوہ بھی بہت سی قبیلے ہیں مگر محمد بن الہام صرف ان سے واقف ہو سکے۔

قبائل بحرین

نمبر شمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۹۸	العابر	۷۰۰	۳۰۰۰	
۹۹	الحاشہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۱۰۰	السبعیہ	۳۰۰	۱۵۰۰	
۱۰۱	العمر	۳۰۰	۲۰۰۰	
۱۰۲	الجبار	۲۰۰	۳۰۰	

قبائل عراق

نمبر شمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۱۰۳	الشیب	۲۰۰۰	۳۰۰۰	انکو دو حصے ہیں ایک حصے آل محمد کا تابع ہیں انکی تعداد باقی حصے کی تعداد ملا کر۔
۱۰۴	بنومالک	۳۵۰۰۰	۹۰۰۰	
۱۰۵	بنوسعید	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۱۰۶	البادیہ	۵۰۰	۲۰۰۰	انکے شیخ کعب ہیں یہ لوگ بصرہ کے شمال میں رہتے ہیں
۱۰۷	الخزیل	۳۰۰۰	۶۰۰۰	یہ لوگ ساوہ کے شمال میں رہتے ہیں اور انکی چار شاخیں ہیں شیبب، تسقر، حاجی عبداللہ الغانم۔ یہ بہت بڑا قبیلہ ہے۔
۱۰۸	البانج	۸۰۰	۲۰۰۰	مشہد کے قریب رہتے ہیں۔
۱۰۹	الوادی	۲۰۰	۵۰۰	
۱۱۰	القاسم	۵۰۰	۲۰۰۰	
۱۱۱	الزقاریط	۳۰۰	۵۰۰	
۱۱۲	زبید	۱۵۰۰	۶۰۰۰	
۱۱۳	الرفیع	۳۰۰	۳۰۰	
۱۱۴	الحمید	۳۰۰	۵۰۰	
۱۱۵	ربیعہ	۱۲۰	۲۰۰۰	یہ لوگ بغداد کے شمال میں رہتی ہیں
۱۱۶	دوبہ	۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۱۷	شمار	۱۰۰۰	۲۰۰۰	ان کے شیخ حمید البردی ہیں۔
۱۱۸	بنولام	۲۰۰۰	۳۰۰۰	
۱۱۹	الکثیر	۱۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۲۰	بنوتمیم	۴۰۰	۲۰۰۰	
۱۲۱	الدلائم	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۱۲۲	الجنابیں	۲۰۰	۱۰۰۰	

قرآن کی حقیقت کا جواب ۱ر
قرآن مجید کے کلام آلہی ہونے کا ثبوت ۸ر
پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

۱۲۳	قبیلہ	۵۰۰	×	اس قبیلہ کا کام علاوہ [illegible] بغداد کو قریب ہے
۱۲۴	الاجاقیہ	×	۳۰۰	
۱۲۵	الکروسہ	۸۰۰	×	
۱۲۶	البیاسات	۶۰۰	×	

قبائل صحراء النصیبین و بغداد و عرفہ و البیرہ و ماردین

۱۲۷	العبید	۲۰۰۰	×	اس قبیلہ کی چار شاخیں ہیں۔ البوشہیر البو احمد۔ البو طلاق۔ البو ودیہ۔ یہ لوگ بغداد اور موصل میں رہتے ہیں۔ انکے پاس بندوق نہیں ہے۔ موصل اور ماردین میں رہتے ہیں۔
۱۲۸	حلاق	۲۰۰۰	×	
۱۲۹	شمار	۱۲۰۰	۲۰۰۰	ان کے شیخ شمار الجربہ ہیں۔ شمار کی ایک شاخ ہے۔
۱۳۰	الصلاح	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۱	العتیدة	۸۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۲	البقارہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۱۳۳	البوشعبان	۲۰۰	۵۰۰	
۱۳۴	الافادیہ	×	×	
۱۳۵	الوالدہ	۱۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۶	البومحمد	۲۰۰	۵۰۰	
۱۳۷	بنوسعید	۱۵۰۰	۳۰۰۰	

قبائل طائف

۱۳۸	الموالید	۸۰۰	×
۱۳۹	الحدید	×	۲۰۰۰
۱۴۰	الغدان	۴۰۰۰	۸۰۰۰
۱۴۱	ابن بدل	۱۰۰۰	۳۰۰۰
۱۴۲	ابن سباد	۱۰۰۰	۱۵۰۰
۱۴۳	الفاضل	×	۵۰۰
۱۴۴	العبار	×	۵۰۰

۱۴۵	ولد علی	۲۰۰۰	۴۰۰۰
۱۴۶	السوالہ	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۴۷	الشاتمان	۷۰۰	۱۰۰۰
۱۴۸	عبداللہ	۳۰۰	۵۰۰
۱۴۹	الرول	۱۵۰۰	×
۱۵۰	السرویہ	۵۰۰	×
۱۵۱	بنو مخر	۵۰۰	۲۰۰۰
۱۵۲	السرجان	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۵۳	العبنی	۸۰۰	۱۵۰۰

مندرجہ بالا آرٹیکل گورشتہ ادوار کی تحقیق سے مالامال ہے اور گویوں بے انتہا خشک مضمون ہے مگر فوائد کے لحاظ سے اور خاصکر اس خیال سے کہ عرب کی جمہوری حالت اب بھی تقریباً ویسی ہی ہے۔ یہ تعداد زمانہ حال کی تحقیقات سے زیادہ فرق نہیں رکھتا ہے۔ میرے خیال میں بوجہ ترجمہ در ترجمہ کے بہت سی ضروری باتیں رہ گئی ہیں مگر یہ ایک ایسی مجبوری ہے کہ باانصاف ناظرین بہت خوشی سے معاف کر دینگے اور ہماری اس نئے مترجم کا حوصلہ بڑھائیں گے ایڈیٹر المشرق

آمین بالجہر

گذشتہ سے پیوستہ

اسی طرح سے امام شافعیؒ نے بھی کہا ہے جو ناظرین مناقب الشافعی للامام الرازی پر مخفی نہیں۔ اس عبارت ہی کو دیکھکر بخاری کی حدیث کو جو ایک صحابی کا فعل ہے ناکافی بتلاتے ہیں۔ ہاں جناب اگر حدیث صحیح آمین بالجہر میں کوئی نہ ہوتی تو فعل صحابی بھی لائق حجت نہ ہوتا۔ میں نے تو سات احادیث فی باب آمین بالجہر نقل کیا تہا۔ بعد کو ضمناً بخاری کی حدیث اور ترمذی کی تہوڑی عبارت جس میں مکتوب ہے کہ اکثر صحابہ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر تہا۔ نقل کردیا تہا۔ عربی عبارت ترمذی کی یہ ہے۔ بہ یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ومن بعدهم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین لا یخفیها وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق

غرضیکہ ہمارا احادیث صحیحہ کے بعد آپ جیسے مقلدین کو سمجھانے کے لیے ترمذی اور اس مذہب کو بیان کردینا جو احادیث صحیحہ کے مطابق ہو کسی طرح برا نہیں۔ ہاں البتہ آپ کا ایک بہی صحیح حدیث آمین بالسر نہ رکہکر اقوالات سے اپنے مدعا کو ثابت کرنا سخت قبیح ہے اور کسی طرح قابل تمسک نہیں ہو سکتا کما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ارشاد الفحول

در قولہ۔ خیر اگر ہم یہ بھی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ بخاری کی حدیث بوجہ فعل صحابی ہونے کے ناکافی ہے تو جناب صرف اس ایک کے ناکافی ہونے سے اور جو چند احادیث میں نے نقل کیا تہا وہ سب کیا ناکافی ہو جائیں گے۔ پہر آپ نے کیوں یہ تحریر فرما دیا ہے کہ سب دلیلیں ناکافی ہیں کیا میں یہ کہنے کا مجاز نہیں کہ بر بنائے عقل و دانش بایں لیاقت اسطرح سے ناالدینا یہ جیا جو الکچہ کام کے نہیں۔ سید ہے سنبھالکر جواب پر مستعد ہو جائیے بحث پر آمادہ رہیئے۔

(۱) مجتہد العصر نے ایک جگہ لکہا ہے حضرت کی آواز کو صف اول سنتی بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے یہ سراسر کذب بیانی اور افترا ہے کسی صحیح روائت سے ثابت نہیں (اور ایک جگہ حنفی مجتہد کہتے ہیں) حتی یسمع من یلیھا الصف الاول سے آمین بالجہر نہیں ثابت ہوتی۔ (۲) اقول۔ جناب ہم بتلاتے ہیں کہ آپ کا ذب جہوٹے ٹہیرائے ہیں۔ ناظرین مہربانی فرما کر غور فرمائے کہ حدیث موجود ہے یا نہیں اور حدیث میں یرتج کا لفظ ہے یا نہیں اور یرتج کے معنی گونجنے کے ہیں۔ ذرا آنکہ کہول کر دیکہو یا کسی سے اس کے معنی پوچھئے۔ اگر میرے دوست عربی نہیں سمجہ سکتے ہیں تو کسی عالم سے اس کا مطلب سمجہ لیں۔ وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمعھا اھل الصف الاول فیرتج بھا المسجد (ابن ماجہ)

عام معزز ناظرین کے لئے تاکہ سمجہ میں آجائے ترجمہ کئے دیتے ہیں اور چونکہ صاحب شجرہ بہت ہی کم فہم ہیں اسلئے سلیس اردو میں ترجمہ کرد کہلاتے ہیں۔ سنئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی ولا الضالین کے ساتہہ آمین کہتے تہے۔ صف اول جب آپ کی پیاری آواز کو آمین کے ساتہہ سنتی تہی پہر سب ملکر آمین کہتے تہے حتی کہ مسجد گونج جاتی تہی۔ کیوں عزیز دوست آپ مجہکو کاذب بتلاتے تہے اور یہ کہہ مارا تہا کہ یہ سراسر کذب بیانی افترا ہے۔ اب بتلائے کاذب کون ہے اور مفتری کون۔ اب کہئے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین اور یہ آپ کا کہنا بہی سراسر کذب اور بہتان ہے کہ کسی صحیح روائت سے آمین بالجہر ثابت نہیں باوجودیکہ پانچ چہہ احادیث آپ دیکہہ چکے ہیں۔ انشاءاللہ تعالے۔ اس مضمون میں بہی واضح ایک اور دو احادیث آخر میں چلکر نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب ہے کہ آپ بہی آئندہ سے صرف آمین بالسر کے صحیح احادیث جن میں آمین بالسر کے کہلے الفاظ موجود ہوں استعاروں سے خالی ہوں اور خاکسار بہی احادیث صحیحہ نمبروار کتب احادیث وغیرہ سے نقل کرتا جاتا ہے جن میں آمین بالجہر الفاظ رفع اور کثرۃ وغیرہ رہینگے۔ پہر ان میں جرح قدح کے بعد دیکہینگے کہ احادیث صحیحہ در باب آمین بالجہر ہیں یا آمین بالسر۔ آپ یا آپ کا دوست بیچارہ شاعر اڈیٹر اہل فقہ اس ہماری رائے پر ضرور توجہ کرے تاکہ فیصلہ ہو جائے اور تنازع مابین کا رفع ہو جائے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق ۔

(۳) مہربان من آپ جو اس فقرہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے کچہہ بہی آپ کی تحریر کا جواب نہیں دیا۔ کتنا صریح جہوٹ ہے۔ آپ کی تحریر میں تہا ہی کیا۔ صرف اقوالات کا مجموعہ۔ رہا آپ نے جو ایک دو حدیث اپنے مضمون میں نقل کئے تہے وہ آمین بالجہر ہی کے ہیں وہ مجمل ہیں کتب احادیث میں۔ ان مجمل احادیث کے بعد ہی مفسر احادیث ہیں۔ جن سے بخوبی آمین بالجہر کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ مجمل احادیث کے بعد جو مفسر آمین بالجہر کے احادیث ہیں وہ اس بات کی کافی گواہی دیتے ہیں کہ مجمل جہر کے ساتہہ متعلق ہیں نہیں تو کیا معنی ایک ہی کتاب میں اور ایک ہی باب میں ایک ہی صفحہ پر پہلے حدیث مجمل ہو دوسری حدیث مفسر میں جہر کا لفظ یا وہ الفاظ جو جہر کے لئے موضوع ہوں آجائیں جیسے لفظ رفع وکثرت وغیرہا۔ صاحب عقل و تمیز اچہی طرح سمجہہ سکتا ہے۔ آئت جو آپ نے نقل کی ہے وہ ہرگز آمین بالسر کے متعلق نہیں۔ کسی معتبر تفسیر سے آپ اس بات کو پہلے ثابت کیجئے کہ اس آئت کا شان نزول آمین بالسر کے حق میں ہے۔ ایسا فریب اور مغالطہ دہی عوام میں آپ ہی کا شیوہ ہے۔ اب آئندہ سے آپ بہی ایسی احادیث اور آیات پیش کیجئے جنہیں صراحت خفا کی ہو اور ہم بہی صحیح واضح احادیث نقل کرینگے۔ ہمارے پہلے مضمون آمین بالجہر میں تو پانچ چہہ احادیث کہلے جہر۔ رفع۔ کثرت کے الفاظ کے ساتہہ موجود تہے۔ یہ بات تو آپ کے شجرہ میں نہ تہی۔ بلکہ احادیث میں خفا یا سر کا لفظ ندارد ہی تہا۔ اور [illegible] آپ کے شجرہ تابعین کے پیش شدہ فتاووں اور اقوالات کی تردید تو ہمارے دو پیش شدہ اقوالات سے ہوگئی تہی ایک تو ترمذی کی حدیث کے بعد کی عبارت سے دوسرا امام حافظ ابن حجر عسقلانی کے عبارت سے۔ اب آپ بتلائیے آپ نے ہمارے مضمون کی کیا تردید کی۔ آپ بیشک جواب سے قاصر رہے ہیں۔ ہاں البتہ زٹلیات اور خالی واہیات سے مضمون کو لبریز کر دیا ہے۔ تمام جہوٹی رام کہانی کے بعد مجیب صاحب نے عجب طرح کی دو ایک جگہ تردید کی ہے ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ہمارے کہنے کو سچ مانیں کہ مجیب صاحب کو سخت ضرورت اس امر کی لاحق ہے کہ وہ ابہی کسی مدرسہ میں سلم الادب۔ نحو میر۔ صرف میر کی تعلیم پائیں اس کو عار نہ سمجہیں۔ کیا حضرات اور لے میرے معزز دوستو! یہ میں جناب پر بہتان باندہ رہا ہوں ہرگز نہیں۔ آپ کے اقوالات ملاحظہ ہوں (اہل فقہ) قولہ۔ اسی ابن ماجہ میں ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا الخ ۔

(باقی آئندہ)

ahmadiyyamuslim.de

فتاوے

تصحیح - پرچہ ۱۲ ذی الحجہ میں جواب نمبر ۶۲ میں غلطی ہوئی اصل مسئلہ یوں سمجھنا چاہئے -

مسئلہ ۲ ہندہ

بھتیجے ۲ بھتیجیاں ۲

اخ ۱ - ۱

کل مال دونوں بھتیجوں کا ہوگا اور بھتیجیاں محروم +

س نمبر ۱ - جمعہ کے دن فجر سے جمعہ کی اذان سے پیشتر اگر لین دین کئے تو کیسا ہے ؟ (عبد النعیم خاں پٹھانپورہ باسم ضلع اکولہ برار)

ج نمبر ۱ - جمعہ کی اذان تک بیع شرا سب جائز ہے - اذان سنکر چھوڑ دینا چاہئیے

س نمبر ۲ - جمعہ کی نماز کے وقت امام کے سامنے آہستہ اذان دینا یا کہ دور سے اذان دینا چاہئے جبکہ امام خطبہ پڑھانے کو کھڑا ہوتا ہے منبر پر - اور جمعہ کی اذان دو ہو یا ایک ہی کافی ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲ - ایک اذان پہلے اور ایک اذان خطبہ کیوقت چاہیے اور دونوں بلند آواز سے ہوں - اذان اسی لئے ہے کہ باہر کے لوگ سنکر آئیں -

س نمبر ۳ - اہلحدیث لوگ مسجد میں جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں حنفی لوگ آئے اور انہوں نے بھی اُسی مسجد میں الگ جماعت کی اور نماز پڑھی اس حالت میں نماز کس کی درست ہوگی ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳ - صورت مرقومہ میں جماعت اہلحدیث کی چونکہ مقدم ہے اس لئے اُنہی کی ہوئی حنفیوں نے بغاوت کی اُنکو حکم تھا کہ جماعت اُولیٰ سے ملجائیں اُنہوں نے خلاف شریعت کیا -

س نمبر ۴ - کبھی لوگ اہلحدیثوں کو مسجد میں پکار کر آمین کہنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھا کرو ہماری نماز نہیں ہوتی تمہارے آمین پکار کر کہنے سے - اسحالت میں اہلحدیثوں کو کیا کرنا چاہئیے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴ - اس صورت میں اہلحدیث اُسی مسجد میں نماز پڑھیں اور مانعین کو آمین کی احادیث اور حضرت پیر صاحب کی غنیۃ الطالبین دکھا دیں - اگر کسی طرح نہ مانیں تو قانونی چارہ جوئی کریں (رسالہ فتوحات اہل حدیث میں سب فیصلے درج ہیں ۲ر قیمت پر دفتر ہذا سے ملتا ہے)

س نمبر ۵ - نکاح ہونے کے پیشتر دولہا کے یہاں سے جو کچھ تحفہ دولہن کے گھر جاتا ہے کپڑے شیرینی وغیرہ تو اُس تحفہ کے ساتھ دولہن کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ باجا بھی ہونا چاہئے اور دولہا کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ نہیں ہونا چاہئے آخر مجبوراً وہ تحفہ باجے کے ساتھ بھیجا گیا - اس حالت میں گناہ گار کون ہو سکتا ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵ - باجہ بجانے میں اس لئے گناہ ہے کہ ریاکاری اور فخر کا خیال ہوتا ہے - باجہ کے ساتھ بارات جو نکلتی ہے وہ بڑے ندرو شور اور کرّ و فر کے ساتھ دکھلا کرتی ہوئی جاتی ہے اس لئے باجہ وغیرہ سامان ریاکاری منع ہیں لیکن اگر کسی کی نیت ایسی نہو تو باجہ کا ثبوت فی الجملہ ملتا بھی ہے مشکوٰۃ باب اعلان النکاح میں بھی ہے پس صورت مرقومہ میں جسکی نیت ریا اور فخر و مباہات کی ہوگی وہی گنہگار ہوگا (۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶ - مقام ملور ضلع لودہانہ میں ایک فقیرانہ تکیہ ہے جس میں اکثر فقیر اکر جو کہ نماز کی راستہ بالکل نہیں گئے ہیں بھنگ وچرس پیا کرتے ہیں اور اسجگہ اکثر فقیروں اور گاؤں کے مردہ لوگوں کی قبریں کچی و پختہ بنی ہوئی ہیں اور اسجگہ عید نماز اکثر گذاری جاتی ہے اور امام گاہ کے سامنے دو پختہ قبریں بطور خانقاہ کے نظر آتی ہیں اور بالکل نزدیک ہیں کیا ایسی جگہ میں نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟ (مہر علی شاہ سید ملور ضلع لودہانہ)

ج نمبر ۶ - حدیث شریف میں ہے کہ قبروں میں نماز جائز نہیں پس نماز پڑھتے ہوئے اگر قبریں سامنے آتی ہیں تو نماز جائز نہیں اور اگر کسی دیوار وغیرہ کی اوٹ میں ہیں تو جائز ہے - قبر اگر کسی عمارت چاردیواری کے اندر ہو - تو مستور سمجھی جائیگی - اور ممانعت نہ ہوگی - واللہ اعلم عند اللہ +

س نمبر ۷ - زمانہ دراز سے جو مکتب نشینی لڑکوں کا چلا آتا ہے اور اس مکتب نشینی کیوقت میں جس شخص کو خدا وند کریم نے توفیق دیا ہے وہ خوشی سے لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس ختنہ کرنے کیوقت بھی لوگ کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں تو ان دونوں کا کھانا کھلانا اور شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے ؟ (حاجی الطاف حسین بنیا پوکھر روڈ نمبر ۳۲ کلکتہ خریدار ۱۰۲۶)

ج نمبر ۷ - ختم قرآن کی دعوتیں تو صحابہ نے کی تھیں اس لئے مکتب نشینی کے وقت بھی بطور خوشی کے کچھ کھلانا اُسی میں داخل ہے کیونکہ یہ بھی بیاجہ قرآن ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ختنہ کی دعوت بھی کوئی شخص بغیر ریا اور فخر و مباہات کے کرے تو جائز ہے - نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے جائز دعوتوں میں دعوت ختنہ کو بھی شمار کیا ہے اگرچہ دیگر کی طرح کوئی سنت موکدہ نہیں لیکن جائز ہے - ۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ +

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں -

انتخاب الاخبار

میسور میں آجکل دو صوفی پارٹیوں کی (نقشبندیوں اور قادریوں) میں بڑی زور کا دنگل ہورہا ہے (مفصل آئندہ)

پٹنہ کے مقدمہ میں بھی ہائی کورٹ کلکتہ میں اہلحدیثوں کو فتح ہوئی الحمد للہ (مفصل آئندہ)

امرتسر میں آجکل انتخاب کمیٹی ہونے والا ہے۔ اہلحدیث ممبروں کے برخلاف زور شور کے اشتہارات نکل رہے ہیں جنہیں انکی سستی غفلت کے رونے روئے جاتے ہیں (واقع میں اہلحدیثوں جیسی خود مطلب اور غافل قوم دنیا میں نہ ہوگی)

گذشتہ ہفتہ مدراس میں بوجہ شدت سرما کثرت سے بچے ہلاک ہورہے ہیں۔

لاہور کے ایک متمول ہندو ٹھیکیدار نے جزیرہ فیجی کے سرکاری ایجنٹ مقیم کلکتہ کی فرمائش پر پنجاب سے بہت سے قلی بھرتی کئے تھے۔ مگر بعد میں ایجنٹ مذکور کے مقررہ تعداد سے کم قلی منظور کرنے پر ٹھیکیدار نے آسپر ۳۴ ہزار روپے ہرجانہ کی نالش کردی۔ ۸ جنوری ۱۹۰۸ء کو عدالت علی پور (کلکتہ) نے انکے حق میں فیصلہ سنایا۔ اور ایجنٹ پر ۲۴ ہزار روپے کا دعوےٰ معہ خرچہ ڈگری کیا۔

جبلپور اور الہ آباد کے درمیان گذشتہ سے پیوستہ بدھ کو مالگاڑی میں آگ لگجانے سے بولو کے چھ خچر جل مرے۔

کرنسی آفس رنگون کی چھت ۹ ماہ حال کو دفعتہ بیٹھ گئی مگر غنیمت ہے کہ کسی جان کا نقصان نہوا۔

ہفتہ مختتمہ ۴ ماہ حال میں ۲۶۱۸ طاعونی اموات حسب تفصیل ذیل ہوئیں:۔ احاطہ بمبئی ۵۸ ۔ بنگال ۳۵۴ ۔ صوبجات متحدہ ۵۱۱ ۔ مدراس ۱۳۸ ۔ برہما ۱۱۲ ۔ ممالک متوسط ۲۶۳ ۔ راجپوتانہ ۸۴ ۔ صوبہ سرحدی پنجاب ۱۳ ۔ صوبہ پنجاب کی تفصیل اموات ضلع وار حسب ذیل ہے:۔

حصار ۱۲ ۔ رہتک ۴۱ ۔ گوڑگانوہ ۳۲ ۔ کرنال ۱۴ ۔ انبالہ ۴ ۔ ہوشیارپور ۹ ۔ لودہانہ ۸ فیروزپور ۹ ۔ منٹگمری ۱۲ ۔ لاہور ۱ ۔ امرتسر ۱ ۔ سیالکوٹ ۱ ۔ جہلم ۲۲ ۔ لائل پور ۹ ۔ ریاست پٹیالہ ۳۲ ۔ مالیر کوٹلہ ۲ ۔ میزان ۲۱۱ ۔ میزان ہفتہ سابقہ ۲۵۱ ۔ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی میزان (۲۸۸۶)

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ سر ڈینزل ایبٹسن لفٹنٹ گورنر پنجاب نے خرابی صحت کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا اور اپنے جانشین کو چارج دے کر بہت جلد بغرض علاج روانہ ولایت ہونگے۔ خیال ہے کہ سر لوئی ڈین آنکی جگہ لفٹنٹ گورنر مقرر ہوگئے۔

افواہ ہے کہ حضور ویسرائے اپنی صاحبزادی کی شادی میں شریک ہونے کے لئے چند ہفتوں کے لئے ولایت تشریف لیجائینگے اور اُن کی عدم موجودگی میں غالباً مسٹر ہاؤس پریزیڈنٹ کمیشن تعلیم اختیارات آنکی جگہ کام کریں گے۔

آئندہ ایام ایسٹر میں غالباً بمقام الہ آباد حامیان کانگرس کا ایک بڑا جلسہ ہوگا جسمیں اُس کے آئندہ طریق کارروائی اجلاس وغیرہ کی نسبت ضوابط وقوانین وضع کئے جائیں گے

ولیو پے ایبل پوسٹ کے طریق کو ہندوستان اور انگلستان کے مابین رواج دینے کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ مگر اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے یورپین تجار انکی مخالفت کرینگے۔

بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کی آرائش اور تزئین کے لئے سلطان المعظم نے جیب خاص سے مناسب رقم منظور فرمائی۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق التوید کی بار بار یاد دہانی سے بالآخر خدیو مکرم نے ادہر طرف توجہ مبذول کی ہے اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مکہ معظمہ کی پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ سے اس طرف بھی تعمیر لائن کا کام شروع ہوگیا ہے۔

افسوس کہ ۱۳ دسمبر سے حجاز میں ہیضہ سے ۲۰۶۰ کیس ہوئے اور ۱۲۹۰ آدمی ہلاک ہوئے اور ۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ میں ۷۲۳ اشخاص ابھی نذر ہوئے۔ ۱۲ جنوری کو قسطنطنیہ میں بھی ۳ مہلک وارداتیں ہوئیں۔

مراکو کے سلطان نے فرانس اور سپین کو اسلحہ کی تجارت روکنے کے لئے اختیار دیدیا ہے (اپنے ضعف کی دلیل ہے)

سلطان المعظم نے سلطان زنگبار کو قسطنطنیہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوتے وقت اول درجہ کا مرصع عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا اور اُن کے پرائیویٹ سکرٹری علی آفندی کو چوتھے درجہ کا مجیدی تمغہ عنایت کیا۔

اٹلی کے اُن مصیبت زدوں کو جو گذشتہ زلزلے کی زد میں آکر بے خانماں ہوگئے حضرت سلطان المعظم نے چالیس لاکھ فرانک مرحمت فرمائے۔ جو خاص خزانچی نے اطالین سفارتخانہ کو پہنچا دئے تاکہ اُن مصیبت زدوں کے امداد میں تقسیم پہونچا دئے جائیں۔

ایک ہزار فوجی جوان ترکی فوج میں جہاز ریلوی لائن پر اور روانہ کئے گئے تاکہ جاپانوں کی جگہ کام کریں اور موجودہ تعداد کام کرنیوالوں کی کم ہونی پادی اور لائن جبت جلد مدینہ تک پہنچ جائے۔

موضع باگھوال ضلع ودہ کالا میں ایک شخص مسمی ستمر مسلمان ہوا نور محمد نام رکھا گیا۔ امیر صاحب کابل سفر یورپ کا ارادہ رکھتے ہیں (العلم عند اللہ)

ahmadimuslim.de

فہرست

کتب فروختنی امرتسر پنجاب

تفسیر ثنائی اُردو — پوری کیفیت اس کی ہندوستان کے مختلف حصوں سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی دبشرط انصاف) بجز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلد ملا کر ہے جن میں سے پانچ جلدیں موجود تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ وبقرہ قیمت ۱؎
" دوئم۔ " آل عمران ونساء " ۱؎
" سوئم۔ " مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱؎
" چہارم۔ " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱؎
" پنجم۔ " فرقان تک " ۱؎

فتوحات اہلحدیث — چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب لنڈ بنگال اور انگلستان کے فیصلے اہلحدیثوں کی تائید میں۔ قیمت ۴ر

دلیل الفرقان — بجواب اہل القرآن۔ مولوی چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲ر

تعادی جوگان اور نیوگ — آریوں کی تردید کے لئے یہ مختصر سا رسالہ نہایت کار آمد ہے۔ قیمت ۱ر

کتب ثلاثہ — توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک علاوہ

حق پرکاش — آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

ترک اسلام — ہماشہ دہرمپال نو آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام مکمل — بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اوّل قیمت ۵ر — جلد دوم قیمت ۶ر
جلد سوم " ۵ر — جلد چہارم " ۵ر
چاروں جلدوں کی قیمت ۱؎۴ر محصولڈاک علاوہ

مناظرہ نگینہ — مشہور ومعروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۱۰ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۶ر

ادب العرب — صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اُردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ اور کامیاب ہوسکے نامی گرامی علماء کا پسند کیا ہوا۔ قیمت ۵ر

آیات متشابہات — اجمالی تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳ر

پتہ :- مینیجر مطبع واخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

اثبات ... حنفی ... قیمت ۴ر علاوہ محصول ... [illegible]